Gmail - Fatwa talaq

https://mail.google.com/mail/u/0/?ui=2&ik=5fd1e37f3c&view=pt&s..

۲۷۵۱
۳۳/۵/۱۱

وف
06/05/2012

Fatwa talaq

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

kashif kamran <kashifktk533@gmail.com>
To: daruliftadarululoom@gmail.com

31 March 2012 22:13

mehrbani furma kur iss fatwa ka jawab wapas iss e.mail pur send kur dain

masla.B01
14K

کیا فرماتے ہیں، مفتی صاحبان اور علماء کرام حضرات درجہ ذیل مسائل کے بارے میں۔

السلام علیکم!

۱۔ میری بچی جن کی شادی کو تقریباً ۴ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ مورخہ ۲۰ دسمبر ۲۰۱۱ء کو ٹیلیفون پر میرے داماد نے حالت غصہ میں میری بچی کو کچھ باتیں کیں جن کا لبِ لباب یہ ہے۔

- آپ میری طرف سے آزاد ہو۔
- نہ میں آپ کو بیوی بناتا ہوں اور نہ ہی آپ میری بیوی ہیں۔ اور نہ ہی اس بات کا خیال دل میں رکھیں کہ میں آپ کو دوبارہ لوں گا۔ اور نہ ہی آپ کی مجھے ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ آپس میں لڑائی کے دوران یہ بھی کہا ہے کہ میں آپ کو طلاق دے دونگا، آزاد کر دونگا
تو کیا ان باتوں سے طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں؟

۲۔ (الف) جہیز کا سامان زوجین میں سے کس کی ملکیت ہوتا ہے؟ (ب) اگر عورت کی ملکیت ہے تو کیا وہ سونا والدین کے پاس رکھوا سکتی ہے
(ج) خاوند اگر سونا بیوی کی اجازت کے بغیر بیچنا چاہے تو بیچ سکتا ہے یا نہیں؟

نوٹ: واضح رہے کہ اب تک زوجین میں سے کسی نے بھی ان کی زکوۃ ادا نہیں کی ہے۔ مقدارِ سونا سات تولہ۔

۳۔ (الف) ان کی ایک بچی ہے جنکی عمر ۲ سال ہے اب یہ زوجین میں سے کس کے پرورش میں ہوگی؟ (ب) اگر یہ بچی زوجہ کے پرورش میں
(ج) صورت میں اس بچی کا خرچہ کس کے ذمے ہے؟ اور یہ بچی ماں کے پاس کتنا عرصہ رہے گی؟

۴۔ اسی طرح حاملہ ہونے کی صورت میں زوجہ کے خرچہ کا کیا حکم ہے؟

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۶۲/۱۴۴
مورخہ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

①۔۔۔۔۔ اگر واقعۃً آپ کے داماد نے آپ کی بیٹی کو سوال میں ذکر کردہ الفاظ کہے ہیں تو ان الفاظ کی وجہ سے کہ "آپ میری طرف سے آزاد ہو" ایک طلاقِ رجعی واقع ہوگئی ہے، اور بقیہ تمام الفاظ کنایات کے ہیں لہذا اگر ان الفاظ سے نئی طلاق کی نیت نہیں کی، تو ان الفاظ سے کوئی نئی طلاق واقع نہ ہوگی، البتہ ان الفاظ کی وجہ سے پہلی طلاقِ رجعی میں شدّت آگئی ہے اور وہ طلاق بائن بن گئی ہے، جس کا حکم یہ ہے کہ شوہر اب رجوع نہیں کرسکتا۔ البتہ دونوں کی باہمی رضامندی سے نئے مہر پر دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے اور آئندہ کیلئے وہ دو طلاقوں کا مالک رہے گا بشرطیکہ اس سے پہلے کوئی طلاق نہ دی ہو، نیز یہ الفاظ کہ "میں آپ کو طلاق دے دوں گا، آزاد کردوں گا" ان الفاظ سے کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہیں ہوتی یہ دھمکی کے الفاظ ہیں۔

کما فی الشامیۃ: (۳/۲۹۹)

وإذا قال رھا کردم ای سرحتك یقع به الرجعی من أن أصله کنایة ما ذاك إلا لأنه غلب فی عرف الفرس استعماله فی الطلاق من أی لغة کانت فقط۔

دار الافتاء

وفی الدر المختار: (۳/۲۸۲)

لست لك بزوج أو لست لی بامرأة أو قالت له لست لی بزوج فقال صدقت طلاق إن نواه خلافا لهما۔

ولو أکد بالقسم أو سئل ألك امرأة؟ فقال لا، لا تطلق اتفاقاً۔

Scanned by CamScanner

دار الافتاء

وفی الشامیة: (۳/ ۲۸۳)

(قوله طلاق إن نواه) لان الجملة تصلح لانشاء الطلاق كما تصلح لإنكاره فيتعين الاول بالنية وقيد بالنية لأنه لا يقع بدونها اتفاقا لكونه من الكنايات ..... واشار بقوله طلاق الى ان الواقع بهذه الكنايات رجعي۔۔الخ۔

وفی الهندية: (۱/ ۳۷۵)

ولو قال لا حاجت لي فيك ينوي الطلاق فليس بطلاق۔

وفی الشامية: (۳/ ۲۷۹)

القاعدة من أنه إذا وصف الطلاق بضرب من الشدّة والزيادة يقع به البائن كما مر فی الهداية۔

② (الف)۔۔۔۔ جہیز میں جو سامان اور زیورات لڑکی کو لڑکی والوں کی طرف سے دیے جاتے ہیں وہ تو لڑکی کی ملکیت ہیں، البتہ زیورات کے علاوہ جو تحفے تحائف لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی کو مالک بنا کر دیے جاتے ہیں وہ بھی لڑکی کی ملکیت ہیں تاہم وہ زیورات جو لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی کو دیے جائیں تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر زیورات مہر کے بدلے دیے گئے ہوں یا الگ سے مالک بنا کر دیے گئے ہوں، محض استعمال کے لئے نہ دیے گئے ہوں تو ایسی صورت میں یہ زیورات بھی لڑکی کی ملکیت ہوں گے اور اگر صرف استعمال کے لئے دیے ہو تو اس صورت میں یہ زیورات لڑکی کی ملکیت نہ ہوں گے۔ (ماخذہ التبویب: ۱۱۳۰/ ۳۰)

(ب)۔۔۔۔ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اگر زیورات زوجہ کی ملکیت ہوں تو وہ

(جاری ہے ...)

Scanned by CamScanner

والدین کے پاس رکھوا سکتی ہے، اور اگر زوجہ کی ملکیت نہ ہوں بلکہ شوہر کی ملکیت ہوں
تو شوہر کی اجازت کے بغیر والدین کے پاس رکھوانا درست نہیں۔

(ج) ــــــ اگر سونا بیوی کی ملکیت ہے تو بیوی کی اجازت کے بغیر شوہر کو وہ سونا
بیچنا جائز نہیں۔

کما فی الھندیۃ: (۱/۳۲۷)

جھز بنتہ وزوّجھا ثم زعم ان الذی دفعہ الیھا مالہ وکان
علی وجہ العاریۃ عندھا وقالت ھو ملکی جھزتنی بہ أو قال
الزوج ذلک بعد موتھا فالقول قولھما دون الأب... وقال
فی الواقعات ان کان العرف ظاھرا بمثلہ فی الجھاز کما فی
دیارنا فالقول قول الزوج... الخ۔

وفی الھدایۃ: (۳/۹۲)

ومن باع ملک غیرہ بغیر أمرہ فالمالک بالخیار إن شاء
أجاز البیع وإن شاء فسخ وقال الشافعیؒ لا ینعقد۔

۳ (الف) ــــــ بچی کے بالغ ہونے تک اس کی پرورش کا حق اصلاً ماں کے ذمہ
ہے بشرطیکہ ماں کوئی ایسا کام نہ کرے جس کی وجہ سے شرعاً اس کا حقِ پرورش
ختم ہو جائے۔ مثلاً ماں بچی کے غیر محرم سے شادی کرے یا کوئی ایسا کام کرے جس
کی وجہ سے بچی کے حقوق ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔ مثلاً کوئی ایسی نوکری کرے جس
کی وجہ سے اکثر گھر سے باہر رہنے کا معمول بنا لے تو ایسی صورت میں ماں کا حقِ
پرورش ختم ہو جائے گا، اور نانی کو حقِ پرورش ملے گا، اگر نانی پرورش کے لئے

(جاری ہے۔۔۔)

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

راضی نہ ہو یا انتقال کرچکی ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو تو پرورش کا حق دادی کو حاصل ہے پھر خالہ کو ہے پھر پھپھی کو ہے (ماخذہ التبویب: (۱۴۲۲/۲۸))

(ب) ـــــ صورتِ مسئولہ میں اگر بچی کی ملکیت میں مال موجود ہے تو اس کی پرورش کا خرچہ اسی کے مال سے ادا کیا جائے گا، اور اگر بچی کی ملکیت میں مال موجود نہیں ہے تو اس صورت میں اس کی پرورش کا خرچہ باپ کے ذمّہ ہوگا۔

(ج) ـــــ صورتِ مسئولہ میں بچی بالغ ہونے تک ماں کے پاس رہے گی۔

کما فی الھندیۃ: (۱/۵۴۲)

والأم والجدة أحق بالغلام حتى يستغني وقدر بسبع سنين.... والام والجدة أحق بالجارية حتى تحيض... وبعد ما استغنى الغلام وبلغت الجارية فالعصبة أولى يقدم الاقرب فالاقرب.

وفی الھندیۃ: (۱/۵۶۲)

نفقة الصبي بعد الفطام اذا كان له مال في ماله هكذا في المحيط. وان كان مال الصغير غائبا أمر الأب بالانفاق عليه ويرجع في ماله...الخ۔

وفی المحیط البرهانی: (۴/۳۳۴)

ثم إرضاع الصبي اذا كانت توجد من ترضعه، انما يجب على الاب اذا لم يكن للصغير مال، أما اذا كان له مال.... فيكون مؤنة الرضاع في مال الصغير، وكذا نفقة الصبي بعد الفطام اذا كان له مال في ماله لا تجب على الاب..الخ۔

(جاری ـــ ۳...)

Scanned by CamScanner

⑦ ـــــــ حاملہ کی عدّت ولادت تک ہے، ولادت تک اس کا نفقہ اور رہائش کے لئے مکان شوہر کے ذمّہ ہیں، بشرطیکہ وہ شوہر کے گھر میں عدّت گزار رہی ہو، یا شوہر کی اجازت سے کسی دوسری جگہ عدّت گزار رہی ہو۔ اور اگر عورت بغیر کسی عذر کے شوہر کے گھر کے علاوہ میں عدّت گزارے تو جب تک وہ واپس شوہر کے گھر نہ آجائے تو اس وقت تک شوہر پر اس کا نفقہ لازم نہ ہوگا مگر بچے کی ولادت کے مصارف شوہر کے ذمّہ ہی ہیں۔ نیز واضح رہے کہ ولادت کے بعد اگر بچے کی ملکیت میں مال موجود ہے تو بچے کی پرورش کے اخراجات اسی کے مال سے ادا کیے جائیں گے، اور اگر بچے کی ملکیت میں مال موجود نہ ہو تو بچے کی پرورش کے اخراجات والد کے ذمّہ ہوں گے۔

كما في القرآن الكريم: (سورة الطلاق: ٦)

"وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ"

وفي احكام القرآن للجصاص: (٣/٦٩٢)

(وان كن أولات حمل فانفقوا عليهن) وهو عموم في المتوفى عنها زوجها والمطلقة .... خطاب للأزواج (وان كن أولات حمل) خطاب لهم وقد زال عنهم الخطاب بالموت .... الخ۔

وفي الشامية: (٣/٦٠٩)

(قوله وتجب لمطلقة الرجعي والبائن) كان عليه ابدال المطلقة بالمعتدة لأن النفقة تابعة للعدة .... وتسقط بالنشوز وتعود بالعود ... الخ۔

(جاری ہے ....)

وفی الدر المختار: (۳/ ۵۷۹)

وفیہ أجرة القابلة علی من استاجرها من زوجٍ و زوجةٍ ولو جاءت بلا استیجار قیل علیہ وقیل علیھما۔ واللہ تعالی أعلم بالصواب۔

سہیل انور عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۹ جمادی الثانیہ ۱۴۳۳ھ

۹/ ۶/ ۱۴۳۳ھ یکم مئی ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
۹/ ۶/ ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۹/ ۶/ ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ عفی عنہ
۹-۶-۱۴۳۳ھ

مفتی
دار العلوم کراچی

نائب مفتی
جامعہ دار العلوم کراچی

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم کراچی
فتوی نمبر ۶۲/۱۴۲۰
مورخہ ۹/ ۶/ ۳۳
۱/ ۵/ ۱۲